اعلیٰ ومثالی کردار

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيِّدِ الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

عزیزانِ محترم! اچھی شہرت اور سچی ناموری ایک قیمتی جوہر اور انسانی زندگی کا عظیم مقصدِ حیات ہے، یہ وہ عالیشان مقام ومرتبہ ہے جس کے حصول کے لیے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعائیں کیں، اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت سیّدنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا کو قرآن کریم میں یوں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الآخِرِينَ﴾[1] "میری سچّی ناموری رکھ پچھلوں میں"۔ مفسّرین کرام اس آیت مبارکہ کی

(١) پ: ١٩، الشعراء: ٨٤.

تفسیر میں فرماتے ہیں: "أَيِ اجْعَلْ لِي ذِكْرًا جَمِيلاً، وَثَنَاءً حَسَنًا بَاقِيًا فِي النَّاسِ مِنْ بَعْدِي "[1] "یعنی میرے بہتر کردار کا چرچا ان اُمّتوں میں باقی رکھ، جو میرے بعد آنے والی ہیں"۔ چنانچہ اللہ تعالی نے ان کی دعا قبول فرمائی، اور ان کو یہ اعلی وارفع شان عطا فرمائی، کہ تمام اہلِ اَدیان ان سے مَحبت رکھتے ہیں، ان کی ثنا کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا اپنے انبیاء ورسولوں پر یہی وہ انعام ہے جس سے متعلق ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا﴾[2] "ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی، اور ان کے لیے سچی بلند ناموری رکھی"۔

صادق وامین

عزیز دوستو! حضورِ اقدس ﷺ کا زمانۂ طُفولت ختم ہوا، اور جوانی کا زمانہ آیا تو بچپن کی طرح مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی جوانی بھی عام لوگوں سے نرالی تھی، نبئ کریم ﷺ کا شباب مجسّم حیاء اور چال چلن عصمت و وقار کا کامل نمونہ تھا۔ اعلانِ نبوّت سے قبل حضور اکرم ﷺ کی تمام تر زندگی بہترین اَخلاق و عادات سے مزیّن تھی، سچائی، دیانتداری، وفاشعاری، عہد کی پابندی، بزرگوں کی عظمت، چھوٹوں پر شفقت، رشتہ داروں سے محبت، رحمدلی وسخاوت، قوم کی خدمت، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غمخواری،

---

(۱) "تفسیر طبري" سورة الشعراء، تحت الآية: ۸٤، ۱۱/ ۱۰٦، ۱۰۷ بتصرف.

(۲) پ: ۱٦، مريم: ٥۰.

غریبوں اور مفلسوں کی خبر گیری، دشمنوں کے ساتھ نیک برتاؤ، مخلوق خدا کی خیر خواہی، غرض تمام نیک خصلتوں اور اچھی اچھی باتوں میں رسول اللہ ﷺ اتنی بلند منزل پر تھے، کہ دنیا کے بڑے سے بڑے انسان کے لیے بھی وہاں تک رَسائی تو کیا، اس کا تصوّر بھی ممکن نہیں۔

کم بولنا، فضول باتوں سے نفرت کرنا، خندہ پیشانی اور خوش رُوئی کے ساتھ دوستوں اور دشمنوں سے ملنا، ہر معاملہ میں سادگی اور صفائی کے ساتھ بات کرنا حضورِ اکرم ﷺ کا خاص شیوہ تھا۔ حرص، طمع، دَغا، فریب، جُھوٹ، شراب نوشی، بدکاری، ناچ گانا، لُوٹ مار، چوری، فحش گوئی، عشق بازی، یہ تمام بُری عادتیں اور مذموم خصلتیں جو زمانۂ جاہلیت میں گویا ہر بچے کے خمیر میں ہوا کرتی تھیں، رحمتِ عالمیان ﷺ کی ذاتِ گرامی ان تمام عیوب و نقائص سے ہمیشہ ہمیشہ پاک صاف رہی۔

رسولِ اکرم ﷺ کی راست بازی اور امانت و دیانت کا پورے عرب میں شہرہ تھا، مکہ مکرّمہ کے ہر چھوٹے بڑے کے دل میں سرکارِ ابد قرار ﷺ کے برگزیدہ اَخلاق کا اعتبار، اور سب کی نظروں میں نبیٔ کریم ﷺ کا ایک خاص و عالی وقار تھا۔ مصطفی کریم ﷺ کا اصل خاندانی پیشہ تجارت تھا، اور ایسی راست بازی اور امانت و دیانت کے ساتھ سرکارِ ابد قرار ﷺ نے تجارت کی، کہ آپ ﷺ کے شرکائے کار اور تمام اہل بازار مصطفی جانِ رحمت ﷺ کو "صادق و امین" کے لقب سے پکارنے لگے، اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے، اپنے اختلافات میں آپ کی جانب رجوع کرتے۔

غرض نُزول وحی اور اعلانِ نبوّت سے پہلے بھی نبیٔ کریم ﷺ کی مقدّس زندگی اَخلاقِ حسَنہ اور محاسنِ اَفعال کا مجسّمہ، اور تمام عیوب و نقائص سے پاک وصاف رہی۔ یہی وہ مثالی اَقدار وکردار ہیں جن کی طرف حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں رہنمائی ملتی ہے: "قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا"[1] اہلِ مکّہ نے کہا کہ ہم نے کبھی آپ کو جُھوٹ بولتے نہیں سنا۔

ہمارے نبیٔ رحمت کا ذکر بھی قیامت تک بلند وبالا رہے گا

برادرانِ اسلام! اللہ تبارک وتعالی نے حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرح مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے ذکر کو بھی بلند فرمایا، لہذا قیامت تک آنے والے لوگ رسول کریم ﷺ کے ذکر کا چرچا کرتے رہیں گے، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ﴾[2] "اے حبیب! ہم نے تمھارے لیے تمھارا ذکر بلند کر دیا"۔

بلکہ مصطفی جانِ رحمت ﷺ کا ذکر تو اس قدر بلند وبالا ہے، کہ خود اللہ تعالی اور اس کے فرشتے رسولِ اکرم ﷺ کا ذکرِ خیر کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہے گا، اور اللہ عزّوجلّ نے مسلمانوں کو بھی اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ بھی حضورِ اکرم ﷺ کا خُوب چرچا کریں، ارشاد باری تعالی ہے: ﴿إِنَّ اللهَ

(١) "صحيح البخاري" كتاب تفسير القرآن، ر: ٤٩٧١، صـ٨٩١.

(٢) پ: ٣٠، الشرح: ٤.

وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾[1] "یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر، اے ایمان والو! ان پر دُرود اور خُوب سلام بھیجو!"۔

عزیزانِ گرامی قدر! پوری کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو مصطفٰی جانِ رحمت ﷺ کے حسنِ اخلاق اور اچھے کردار کا معترف نہ ہو، حضرت سیّدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: «بَعَثَ اللهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعَفَافَهُ»[2] "اللہ تعالی نے ہماری طرف ایسا رسول بھیجا ہے جس کے نَسَب، سچائی، امانتداری اور حسنِ خُلق کو ہم خُوب جانتے ہیں"۔

نبیٔ اکرم ﷺ کے اچھے کردار کا چرچا کتبِ سابقہ میں بھی مَوجود ہے

عزیزانِ محترم! ایک بار جب حضرت ابو سفیان (یہ وہ زمانہ تھا کہ ابھی ابو سفیان ایمان نہیں لائے تھے) بادشاہِ رُوم ہِرقل سے ملے تو اس نے ان سے سوال کیا: "هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟"، "کیا دعوئے نبوّت سے پہلے تم نے محمد ﷺ کو کبھی جُھوٹ بولتے پایا ہے؟"، حضرت ابو سفیان نے کہا: "نہیں"،

---

(١) ب: ٢٢، الأحزاب: ٥٦.

(٢) "صحيح ابن خزيمة" كتاب الزكاة، ر: ٢٢٦٠، ٢/ ١٠٨٠.

جس پر ہرقل بادشاہ نے کہا: "أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ"[1] "میں تو یہ بات جانتا ہوں کہ: جو لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا، وہ اللہ پر جُھوٹ کیسے باندھ سکتا ہے!"۔

میرے بزرگو اور دوستو! ہرقل بادشاہ سے آپ ﷺ کی ملاقات نہیں ہوئی، اس کے باوجود بھی وہ آپ ﷺ کے حسنِ اَخلاق، امانتداری، سچائی وصداقت جیسی اعلی وارفع صفات کو جانتا تھا؛ کیونکہ کتبِ سابقہ میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کے تذکرے اور مثالیں اس نے پڑھ رکھی تھیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ﴾[2] "یہ ان کی صفت توریت میں ہے، اور ان کی صفت انجیل میں ہے"۔

اسی طرح نَجاشی جو ملک حبشہ کا بادشاہ تھا، وہ بھی آپ ﷺ کے اَخلاقِ کریمہ اور صفاتِ عالیہ کا معترف تھا، اسی لیے وہ آپ ﷺ پر غائبانہ ایمان بھی لے آیا تھا۔

مثالی کردار کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے

میرے عزیز دوستو! ہمیں بھی چاہیے کہ ان نُفوسِ قُدسیہ کی سیرتِ طیّبہ پر عمل پیرا ہوکر، اپنے کردار کو مُعاشرے کے لیے بطور مثال پیش کرسکیں۔ اچھے کردار میں یہ بھی ہے

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، ر: ٧، صـ٣.

(٢) پ٢٦، الفتح: ٢٩.

کہ لوگوں سے پیار ومحبت کے ساتھ ملاقات کی جائے، ارشاد باری تعالی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا﴾[1] "یقیناً وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبّت کر دے گا!"۔ مفسّرین کرام فرماتے ہیں: "أَيْ: حُبًّا فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ"[2] "یعنی اپنا محبوب بنائے گا، اور اپنے بندوں کے دلوں میں ان کی مَحبت ڈال دے گا"؛ کیونکہ اعمالِ صالحہ، اَخلاقِ حسَنہ، پڑوسیوں کے حقوق کی پاسداری، باہمی مشاوَرت اور زندگی کے تمام مُعاملات کو احسن طریقہ سے سرانجام دینا، ایک مثالی کردار کی علامت ہے۔

اسی کردار کے بدَولت انسان رہتی دنیا تک اچھے الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے، اور لوگ اس کو اپنا آئیڈیل تصوّر کرتے ہیں، اسی طرح ایک مؤمن اچھے اور مثالی کردار کا حریص ہوتا ہے، جو اپنے آپ کو شبہات اور تہمت کی جگہ سے بچاتا ہے۔ مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے بھی ہم مسلمانوں کو اسی بات کا درس دیا ہے، کہ ہم اپنے کردار کو صاف ستھرا رکھیں، بُری عادات اور بُری خصلتوں سے دُور رہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد

---

(۱) پ١٦، مريم: ٩٦.

(۲) "الجامع لأحكام القرآن" سورة مريم، تحت الآية: ٩٦، الجزء ١١، صـ١٤٦.

فرمایا: «مَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِه»(۱) "جو مشتبہ چیزوں سے بچا، اس نے اپنے دین اور اپنی عزّت کو بچالیا"۔

اے اللہ! ہمیں اپنے کردار کو مثالی بنانے، ان نُفوس قُدسیہ کے کردار کو مشعلِ راہ بنانے اور بُری عادات وخصلتوں سے بچنے کی توفیق رفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ۵۲، صـ۱۲.